منبر رسول پر بنو امیہ!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

بنو امیہ میں صحابہ خصوصا سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مسلمین اور اچھے مسلمان ہو گزرے ہیں۔ بنو امیہ میں منصف مزاج بادشاہ بھی تھے، جیسا کہ صحابی ابن صحابی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبد العزیز اموی رحمہ اللہ کی خلافت راشدہ تھی۔ برے اور ظالم بادشاہ بھی ہوئے ہیں، لہذا نہ سب کو برا کہنا چاہیے اور نہ سب کو اچھا۔ اسی طرح بنو عباس میں اچھے مسلمان ہوئے ہیں، ان کے بادشاہوں میں اچھے اور منصف مزاج بھی گزرے ہیں اور برے اور ظالم بھی۔ ایسا تو ہر معاشرے میں ہوتا ہے۔

اب تو ہمارے ہاں عباسیت اور مروانیت کے فتنے پنپ رہے ہیں۔ یہ روافض کی سازش ہے، جو مسلمانوں میں پھوٹ اور انتشار کا باعث بنی۔ یاد رہے کہ بنو امیہ یا بنو عباس کی مذمت میں کوئی بھی روایت ثابت نہیں۔

ذیل میں بنو امیہ کے بارے ایک روایت کی تحقیق پیش خدمت ہے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلٰى مِنْبَرِهِ وَيَنْزِلُونَ، فَأَصْبَحَ كَالْمُتَغَيِّظِ وَقَالَ: مَا لِي رَأَيْتُ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُونَ عَلٰى مِنْبَرِي نَزْوَ الْقِرَدَةِ؟، قَالَ

: فَمَا رُئِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ کے منبر پر بنوامیہ اچھل کود کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے صبح کی، تو بہت غصے میں تھے، فرمایا: میں نے بنوامیہ کو دیکھا کہ وہ میرے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو وفات تک کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔''

(مسند أبي يعلى :6461)

امام حاکم رحمہ اللہ (۸۴۸۱) نے اس روایت کو بخاری ومسلم کی شرط پر ''صحیح'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

تبصرہ:

یہ روایت منکر (ضعیف) ہے۔ علاء بن عبدالرحمٰن کی بعض روایات منکر اور شاذ ہیں۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَا أُنْكِرُ مِنْ حَدِيثِهِ أَشْيَاءَ .

''میں اس کی بعض احادیث کو ''منکر'' سمجھتا ہوں۔''

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 358/6)

② سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي فُلَانٍ يَنْزُونَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ نَزْوَ الْقُرُودِ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ، فَمَا اسْتَجْمَعَ ضَاحِكًا حَتّٰى

مَاتَ ....

''رسول اللہ ﷺ نے (خواب میں) دیکھا کہ بنوفلاں منبر رسول پر بندروں کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں، آپ ﷺ کے لیے یہ خواب پریشان کن تھا، اس کے بعد وفات تک آپ ﷺ کبھی کھلکھلا نہ ہنسے۔''

(تفسير الطبري :77/15)

تبصرہ:

یہ جھوٹی روایت ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ نے اسے حُدِّثْتُ کہہ کر بیان کیا ہے۔ بیان کرنے والا نامعلوم ہے۔ محمد بن حسن بن زبالہ اور اس کا استاذ عبدالمہیمن بن عباس دونوں متروک و کذاب ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا السَّنَدُ ضَعِيفٌ جِدًّا؛ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ زَبَالة مَتْرُوكٌ، وَشَيْخَهُ أَيْضًا ضَعِيفٌ بِالْكُلِّيَّةِ .

''یہ سند سخت ضعیف ہے۔ محمد بن حسن بن زبالہ متروک ہے۔ اس کا استاذ بھی سخت ضعیف ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 92/5)

③ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بَنِي أُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ ....

''نبی کریم ﷺ کو خواب آیا کہ بنوامیہ آپ ﷺ کے منبر پر تھے، تو آپ ﷺ نے اسے برا خواب تعبیر کیا۔''

(سنن الترمذي: 3350)

امام حاکم رحمہ اللہ (٤٧٩٦) نے اس حدیث کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

تبصرہ:

یہ روایت منکر ہے۔

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ .

''یہ روایت ثابت نہیں ہے۔''

(القبس في شرح مؤطإ مالك بن أنس، ص 538)

امام حاکم رحمہ اللہ کے تعاقب میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَدْرِي آفَتُهٗ مِنْ أَيْنَ؟

''معلوم نہیں کہ یہ آفت کس کی ڈھائی ہوئی ہے؟''

(مختصر تلخيص الذهبي: 1662/4)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَقْتَضِي اضْطِرَابًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، ثُمَّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى كُلِّ تَقْدِيرٍ مُنْكَرٌ جِدًّا، قَالَ شَيْخُنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحَجَّاجِ الْمِزِّيُّ: هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

''(راوی کے نام میں) یہ (اختلاف) اس حدیث میں اضطراب کا متقاضی ہے، واللہ اعلم! بہر کیف یہ حدیث سخت منکر ہے۔ ہمارے شیخ امام حافظ حجۃ ابو حجاج مزی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 442/8)

متواتر حدیث میں نبی کریم ﷺ نے بنوامیہ کی یوں تعریف کی ہے:

إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''میرا یہ بیٹا (حسن بن علی رضی اللہ عنہما) سردار ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔''

(صحيح البخاري : 2704)